Regd. No. L.5252

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ر

یوم: جمعہ * ۲۶ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۰ صلح ۱۳۳۴ ہش * ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷

سیکرٹری جنرل کا دورۂ پیکنگ اسی صورت میں کامیاب سمجھا جائیگا کہ ہوا باز چین سے واپس آجائیں

اگر یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے ذریعہ حل نہ ہو سکا تو امریکہ کو خود کوئی اقدام کرنا پڑے گا

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کا اعلان

واشنگٹن ۱۱ر جنوری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کا دورۂ پیکنگ اسی صورت میں کامیاب سمجھا جائیگا کہ وہ امریکی ہوا باز جنہیں چین نے روک رکھا ہے۔ واپس امریکہ پہنچ جائیں۔ انہوں نے کل یہاں ایک بیان میں کہا یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ مسٹر ہیمرشولڈ اپنے دورے میں کامیاب رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اگر یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے ذریعہ حل نہ ہو سکا تو پھر امریکہ کو اسے طے کرنے کے سلسلے میں خود کوئی اقدام کرنا پڑے گا۔ کل اقوام متحدہ میں امریکی نمائندے مسٹر کیبٹ لاج نے بھی مسٹر ہیمرشولڈ کے ساتھ گیارہ امریکی ہوا بازوں کی رہائی کے مسئلے پر گفت و شنید کی اس سلسلے میں دونوں کی یہ تیسری ملاقات تھی۔ بھارتی اور امریکی نمائندے بھی اس بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مل چکے ہیں۔

جہاں تک فارموسا کے دفاع کا تعلق ہے

جزائر تاچین زیادہ اہم نہیں ہیں (ڈلس)

واشنگٹن ۱۹ر جنوری۔ جزائر تاچین کے ایک جزیرے یکیانگ شان پر کمیونسٹ فوجوں کے قبضے کی خبر موصول ہونے کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ جہاں تک فارموسا کے دفاع کا تعلق ہے تاچین اور ان کے آس پاس کے دوسرے جزیرے بہت زیادہ اہم نہیں ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں مزید کہا کہ مشرق بعید کے کسی علاقے میں بھی لڑائی بند کرانے کی کارروائی امریکہ کی پالیسی کے عین مطابق ہوگی۔ گذشتہ ماہ امریکہ اور کومنتانگ حکومت کے درمیان جو دفاعی معاہدہ ہوا تھا۔ اس میں جزائر تاچین شامل نہیں ہیں۔ ان جزائر پر جو ساحل چین سے بیس میل دور واقع ہیں۔ چین کی کمیونسٹ فوجوں نے کل ہی قبضہ کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۹ر جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"نزلہ ہے مگر آرام آرہا ہے گو کل سر میں چکروں کی تکلیف ہوگئی تھی"۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق التزام سے دعائیں جاری رکھیں

پاکستان اور میکسیکو نے باہم سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا

کراچی ۱۹ر جنوری۔ پاکستان اور میکسیکو نے باہم سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ نے اس بارے میں ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ پاکستان اور میکسیکو دونوں سفارتی تعلقات قائم کرنے کے خواہشمند ہیں اور دونوں اس بات پر متفق ہوگئے ہیں۔ کہ دونوں کے درمیان گہرے اور دوستانہ تعلقات سے دونوں کے مشترکہ مفاد کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ چنانچہ دونوں کی طرف سے عنقریب سفیروں کے ناموں کا اعلان کر دیا جائیگا

ہائیڈروجن بم کے تجربے

واشنگٹن ۱۹ر جنوری۔ امریکی ماہرین کی ایک اعلیٰ کانفرنس شروع ہوگئی ہے جس میں اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ آیا بحرالکاہل کے علاقوں میں ہائیڈروجن بم کے تجربے کئے جائیں یا نہ۔ امریکہ تجربات کے ان اثرات سے بچنا چاہتا ہے۔ جو جاپان میں محسوس کئے گئے تھے۔

پرامن طریق پر حل کر لینے کا خیال اچھا ہے بشرطیکہ اس پر عمل بھی کیا جائے

(مسٹر منزیز)

کولمبو ۱۹ر جنوری آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر منزیز نے کہا ہے کہ پرامن طریق پر باہم مل جل کر رہنے کا خیال بہت اچھا ہے۔ بشرطیکہ دوسرا فریق بھی اس پر عمل کرے۔ کل انہوں نے آسٹریلیا سے کولمبو پہنچنے پر ایک بیان میں کہا۔ میں محض زبانی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ بلکہ انہیں عمل کی کسوٹی پر پرکھنے کا عادی ہوں۔ مسٹر منزیز دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لندن جاتے ہوئے کل یہاں پہنچے تھے۔ وہ یہاں چند روز قیام کرنے کے بعد کراچی روانہ ہوں گے اور پھر وہاں سے لندن جائیں گے۔

کوسٹاریکا کی بغاوت فرو ہو رہی ہے

نیویارک ۱۰ر جنوری کوسٹاریکا سے موصول شدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ وہاں بغاوت فرو ہو رہی ہے اور امریکی ریاستوں کی انجمن کی طرف سے کوسٹاریکا کی حکومت کی امداد کے لئے جو اپیل کی گئی تھی۔ اس پر امریکہ نے کوسٹاریکا کو چار لڑاکا طیارے ایک ڈالر فی طیارے کے حساب سے فروخت کئے تھے۔ ان کی آمد کے فوراً بعد سے باغیوں کے حوصلے پست ہونا شروع ہوگئے۔

پاکستانی ریلوں کے لئے جاپانی سامان کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی

کراچی ۱۹ر جنوری۔ پاکستانی ریلوے کے لئے جاپان سے ضروری سامان پاکستان آنا شروع ہوگیا ہے چنانچہ ایک ہزار ایک سو ٹن وزن کی فولادی پٹڑیوں اور فش فلیٹس کی پہلی کھیپ کل کراچی پہنچ گئی۔ امید ہے مئی تک ۲۷ ہزار ٹن سامان پاکستان پہنچ جائے گا۔ اس سامان سے بڑی لائنوں کو بدلنے اور انہیں زیادہ مضبوط بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ زیادہ تر یہ سامان کراچی اور لاہور کے درمیان ریلوے لائن کو بدلنے کے کام آئے گا۔

غیر ملکی کپڑے کی برآمد پر پابندی

پشاور ۱۹ر جنوری۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ۲۵ گز سے زیادہ غیر پاکستانی کپڑا صوبائی حدود سے باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

* کراچی ۱۹ر جنوری اٹلی میں پاکستان کے وزیر مختار سر احمد حسین کو اٹلی میں ہی پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے

روس کی پیشکش پر برطانیہ کوئی کارروائی نہیں کریگا

لندن ۱۹ر جنوری۔ حکومت برطانیہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ روس نے اسلحہ بندی کے معاہدوں کی توثیق نہ کرنے کی صورت میں مغربی جرمنی کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کی جو پیشکش کی ہے۔ برطانیہ اس کے بارے میں کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔

صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی اردن جا رہے ہیں

واشنگٹن ۱۹ر جنوری۔ مشرقی وسطی میں صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے جانسٹن نے کہا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر میں اردن جائیں گے۔ اور دریائے اردن کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر اسرائیل اردن شام کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں گے۔ کل انہوں نے مسٹر آئزن ہاور سے ملاقات کرنے کے بعد اخبار نویسوں کو اپنے ان ارادے سے مطلع کیا۔ وہ اس سے پہلے بھی دو مرتبہ مشرق وسطی کا دورہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ کام تو بہت مشکل ہے۔ لیکن میں مایوس نہیں ہوں۔

* کراچی ۱۹ر جنوری سابق مرکزی وزیر مسٹر شعیب قریشی کو عراق میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء

تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

اپنے خطبہ فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۵۴ء کراچی میں جو الفضل کی ۲۰ جنوری کی اشاعت میں شائع ہوا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ اعلیٰ کیریکٹر دوسروں پر بہر حال اثر کرتا ہے فرمایا ہے کہ

”ابھی کل ہی ایک دوست نے سنایا کہ ایک پاکستانی ڈاکٹر مصر سے آیا ہے۔ اس نے سنایا کہ ہمیں مصر میں کچھ مصری ملے اور محبت سے سلام کیا۔ پھر کہا کہ آپ لوگوں نے امریکہ سے جو فوجی مدد لی ہے۔ اس کو ہم اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ کیونکہ امریکہ ہمارا دشمن ہے۔ لیکن ایک چیز ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے ساری دنیا میں مبلغ بھیجے ہوئے ہیں گویا ہمارے مبلغ بھیجنے کا ان کی طبیعتوں پر اتنا اثر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کارنامہ کی وجہ سے پاکستان کی عزت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ پاکستان میں ہمارے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم عیسائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرتے ہیں۔ گویا یہاں ہمارے مشنوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا موجب قرار دیا جاتا ہے۔ اور باہر پاکستان کی اس لئے عزت کی جاتی ہے۔ کہ یہاں سے تمام دنیا میں مبلغ بھیجے جاتے ہیں“

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی تبلیغ کر رہی ہے۔ بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم اتنی مخالفت کے مقابلہ میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں: تو اس کا سب سے کارآمد ذریعہ یہی ہے۔ کہ ہم غیر اسلامی ممالک میں اپنی کوشش روز بروز تیز تر کرتے چلے جائیں اور غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں:

جماعت احمدیہ غریب جماعت ہے

یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس نے اپنی بساط سے بڑھ کر تبلیغی جہاد کیا ہے۔ اور بہت تھوڑے سے خرچ سے یہ جہاد کر رہی ہے۔

اس کے مقابلہ میں جو دوسری مذہبی جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ وہ زیادہ تر عیسائیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مشنوں کی پشت پر نہ صرف بڑی بڑی حکومتیں ہیں جو ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اور جو نہ صرف عیسائی مشنوں کو ہر طرح کی سہولتیں پہنچاتی ہیں۔ بلکہ ان بڑی حکومتوں کے زیر اثر غیر عیسائی حکومتیں یہاں تک کہ اسلامی حکومتیں بھی ان کو اپنے اپنے ملک میں رعائتیں دیتی ہیں۔ بلکہ ان کی مدد کرنے والے بڑے بڑے ان کی مدد کرتے ہیں۔ اور دینی تعلیم کیلئے کروڑوں روپیہ ایک ایک مخیر انسان دے دیتا ہے۔ چنانچہ یہ خبر الفضل کی ایک حالیہ گذشتہ اشاعت میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ کہ امریکہ کے مشہور کروڑپتی صنعت کار مسٹر راکفیلر نے ایک فنڈ میں مذہبی تعلیم کے لئے دو کروڑ ڈالر چندہ دیا ہے۔

یہ مشہور کروڑپتی اس سے پہلے بھی انسانی ہمدردی اور رفاہ عام کے کاموں میں اپنی زندگی میں ۲۵ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر دے چکا ہے۔

یہ تو خیر ایک بہت بڑے امیر انسان کا معاملہ ہے۔ ورنہ امریکہ اور یورپ میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو کم از کم ایک عیسائی مشن کا خرچ دیتے ہیں۔ اور ہزاروں ایسے ٹرسٹ قائم ہیں جو عیسائی مشنوں کی آبیاری کرتے ہیں۔ اور ان ٹرسٹوں میں اتنا روپیہ ہے کہ کئی کئی مشن صرف اس روپیہ کے سود ہی سے چل رہے ہیں۔

اس مقابلہ میں ہماری جماعت جو روپیہ جمع کر سکتی ہے اور کرتی ہے۔ اس کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ اپنی بے مائگی اور کم بضاعتی کے باوجود اتنا عظیم جہاد فی سبیل اللہ کر رہی ہے۔ کہ اس نے ان عیسائی مشنوں کی جڑیں جو اس قدر مضبوط ہیں ہلا دی ہیں۔ اور اس سے عیسائی مشنوں کو ہی نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے عیسائی ملکوں کو بھی فکر پڑ گئی ہے۔ کہ اسلام کے اس نئے حملہ کو کس طرح رد کیا جائے۔

اس سے واضح ہے کہ ہماری جماعت صرف تبلیغ اسلام کو ہی زیادہ سے زیادہ بڑھانے سے اپنا وقار اقوام عالم کے دلوں میں پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہی تجدید احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے:

اس کے باوجود یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ دوست ابھی ”تحریک جدید“ کی طرف اس قدر بھی توجہ نہیں دے رہے۔ جس قدر انہیں اپنی بساط کے مطابق دینی چاہیئے۔ اور ہم اپنے مبلغین کو اتنی تقویت بھی نہیں پہنچا رہے۔ جتنی کہ ہماری غربت کے باوجود ہمیں پہنچانی چاہیئے۔

بے شک جماعت احمدیہ کے غریبوں کا ایک ایک پیسہ اس وقت دس دس روپیہ سے بھی زیادہ کام دے رہا ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہم وہ ایک ایک پیسہ بھی ابھی ادا نہیں کر رہے جو ادا کر سکتے ہیں۔ اور اس جہاد میں اس جوش سے حصہ نہیں لے رہے۔ جس جوش سے کہ ایک اللہ تعالےٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت کو حصہ لینا چاہیئے:

اگرچہ جماعت احمدیہ میں دولت مندوں کی کوئی بڑی تعداد نہیں ہے۔ اور نہ کوئی دولت مند سے دولت مند راکفیلر ایسے لوگوں جیسا دولت مند ہی ہے۔ لیکن اگر ہمارے دولت مند اس طرف توجہ کریں۔ تو جس فضل وکرم سے اللہ تعالےٰ ہماری مدد کر رہا ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے۔ کہ ہم انشاءاللہ بہت جلد دنیا کے طول وعرض میں اسلام کا جھنڈا بلند کر سکتے ہیں۔ اور دنیا کی کثیر آبادی کے دلوں میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی چنگاری لگا سکتے ہیں:

اقامتی یونیورسٹی

حکومت پنجاب نے راولپنڈی کے قریب سہالہ میں ایک اقامتی یونیورسٹی قائم کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ یہ یونیورسٹی خود مختار ہوگی۔ اور اس میں ایک انجینئرنگ کالج ایک سائنس کالج اور ایک آرٹس کالج ہوگا۔ سکیم کابل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس پر دو کروڑ روپیہ کی لاگت آئے گی۔ فی الحال حکومت سکیم کو شروع کرنے کے لئے فی الحال اکتالیس لاکھ روپے دے گی۔

یہ ایک اچھی سکیم ہے۔ اور جتنی جلد اس کو جامہ عمل پہنایا جائے بہتر ہے۔ یورپ اور امریکہ میں کئی ایک اقامتی یونیورسٹیاں ہیں۔ ایسی یونیورسٹیوں کے طلباء عام آبادی سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے زیادہ انہماک سے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور بہتر طالب علم ثابت ہوتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے یہ اقدام کر کے ملک کی ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

فریضۂ حج

ہر احمدی دوست اس امر سے بخوبی آگاہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیاءِ دین اور اقامت شریعت ہے۔ جب اسلام کے پانچ ارکان میں سے فریضہ حج بھی ایک اہم رکن ہے۔ تو پھر جس طرح نماز روزہ وغیرہ کی طرف ہماری توجہ مرکوز ہے۔ حج کا فریضہ بھی اسی طرح ہماری پوری پوری توجہ کا مستحق ہے۔ مجھے امید ہے کہ احباب جماعت میں سے صاحب استطاعت حضرات کو خود ہی اس طرف خیال ہوگا۔ تاہم چند سطور یاددہانی عرض ہیں۔ کہ امسال حج کے لئے تیاری کا وقت قریب آ رہا ہے۔

ہمیں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں حج کے لئے ایسی تڑپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضور کے حسب ذیل شعر سے ظاہر ہے ؎

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولےٰ تیری ام الکتاب
(کلام محمود)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حج کے لئے استطاعت شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً (آل عمران ع)

لیکن بعض اوقات طبیعت کی کمزوری سے استطاعت اور عدم استطاعت کی حد فاصل نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ اور انسان اسی خیال میں مگن رہتا ہے کہ وہ غیر مستطیع ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ فریضہ حج کو بھی اپنی زندگی کے پروگراموں میں شامل کرے۔ اور ہر سال اس مبارک تقریب کے آنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرے۔ مبادا کمزوری نفس کی باریک در باریک تاویلیں اسے اس نعمت سے محروم رکھیں:

گذشتہ سال سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حج کی طرف خصوصیت سے احباب جماعت کو متوجہ کرانے کے لئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کے تحت ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کم از کم ایک دوست کو حج کرایا جا سکے گا۔ جو احباب اس تحریک کے رکن بننا پسند فرمائیں۔ وہ اپنا مکمل پتہ خاکسار کو تحریر فرمائیں حج کے متعلق مفصل معلومات بھی ذیل کے پتہ سے حاصل فرمائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ احباب جماعت میں سے جن کو حج کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے ناموں اور مکمل پتوں نیز یہ کہ کس کس سن میں حج کیا گیا کا مکمل ریکارڈ رکھا جائے۔ سو جماعت کے حاجی احباب جلد از جلد ان کوائف سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں:

(خاکسار:۔ خاکسار شبیر احمد انچارج تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مزدور اور سرمایہ دار کیلئے اسلام کا قانونِ رضا

از مکرم مولوی سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خالقِ دوجہاں نے اپنے بندوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے جو مقدس صحیفۂ فطرت نازل فرمایا وہ قرآنِ پاک ہے۔ اور اس میں بیان کردہ تعلیم کا نام اسلام ہے۔ اسلام اللہ تعالےٰ کی ابدی حاکمیت کا قانون مقرر ہوا کیونکہ ارشادِ ربانی ورضیت لکم الاسلام دینا کے ذریعہ اس حقیقت کا اعلان کر دیا گیا۔ کہ آئندہ خداوند تعالےٰ کا پسندیدہ دین صرف اسلام ہوگا۔ اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر چل کر ہی لوگ اپنی فلاح اور اس کی رضا کو حاصل کر سکیں گے۔ اور اس کی مخالفت کرکے اپنی ہی تباہی کے سامان مہیا کرنے والے ہوں گے۔

غرض اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانیت کے سارے پہلوؤں کی تکمیل کی ذمہ داری لیتا ہے کسی ایک پہلو کو نظرانداز کرنا اور دوسرے پہلو پر زور دینا اس آئینِ جہانبانی کے خلاف ہے۔ وہ روحانی اور اخلاقی قدروں پر بھی اتنا ہی زور دیتا ہے۔ جتنا کہ وہ انسان کی سیاسی اقتصادی اور معاشی ضرورتوں کی تکمیل پر اصرار کرتا ہے۔ اخروی زندگی بھی اس کے نزدیک ایسی ہی حقیقت ہے۔ جیسی یہ دنیا لوگوں کو ایک حقیقت ثابتہ نظر آتی ہے۔ اسی لئے اسلام کا ہر اصول خواہ وہ سیاسی ہو یا معاشی روحانی ہو یا اخلاقی ایسا نہیں ہو سکتا جس میں انسان کی صرف ایک ضرورت کو ملحوظ رکھا گیا ہو اور اس کی دوسری ضرورتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ اسی بنا پر اسلام نے اپنی تعلیم کو صراطِ مستقیم یعنی متوازن پروگرام زندگی کہا ہے۔ اور اس پر چلنے والوں کو امت وسط کا خطاب دیا ہے۔

اسلام کے دو حصے ہیں۔ اس کے ایک حصے کا نام قانونِ رضا ہے۔ اور اس کا دوسرا حصہ قانونِ مکافاتِ عمل کے اصول پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو بار بار دہرایا ہے کہ اگر دنیا اس کے رضا کے قانون کے خلاف چلنے پر اصرار کرے گی۔ تو وہ اس کے قانونِ فطرت کی زد میں لازماً آئے گی۔ اور اس قسم کے حالات کے پیدا ہونے پر بگڑے ہوئے انسان کے خلاف آسمانی ذرائع کو بھی کام میں لایا جائے گا۔ اور زمینی ذرائع بھی اس کے لئے استعمال ہوں گے۔ کبھی یہ قانونِ مکافاتِ عمل اس دنیا پر قحطوں اور سیلابوں بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں مسلط ہوگا۔ اور کبھی بغاوتوں۔ خونی انقلابوں اور نہ ختم ہونے والے فتنوں کی صورت میں تباہی اور بربادی مچائے گا۔ جب مزدور اور غربا بگڑیں گے۔ تو چنگیزی اور ہٹلری ذہنیت ان پر مسلط کر دی جائے گی۔ اور اگر امراء و کبراء مجرمانہ حرکات اور ظالمانہ شعار کے مرتکب ہو کر ذریت بشر بن جائیں گے تو بالشویک انقلاب کی شکل میں فدمرنٰھم تدمیرا کا نظارہ انہیں دکھایا جائے گا۔ اور خونی انقلاب کا ایک چکر چلے گا۔ کہ فساد کے بعد دوسرے فساد اور بربادی کے بعد دوسری بربادی کے طوفان اٹھتے نظر آئیں گے۔

غرض حاکمِ مطلق کے یہ دونوں قانون نظامِ عالم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کی رضا کا قانون دنیا میں ایک معتدل پروگرام زندگی اور امن پسندانہ ... کو اجاگر کرتا ہے۔ اور اس کی نیچر کا قانون "چھوٹی مچھلی بڑی مچھلی کا شکار ہے" کے اصول پر دنیا کے حد سے بڑھے ہوئے فساد کا تدارک کرتا ہے

پس ایک طرف قربانی اور ایثار کا فضل ہے اور دوسری طرف جبر اور ظلم کا غضب ہے۔ لیکن افسوس کہ دنیا نے ہمیشہ قربانی اور اس کے فضل پر جبر اور اس کے غضب کو ترجیح دی۔ اور باوجود بار بار کی ٹھوکروں کے اسے سیدھی اور صاف راہ کبھی دکھائی نہیں دی۔ دنیا قربانیوں سے جی چراتی ہے۔ اور جبر اور ظلم کے غضب پر خوش ہے۔ امیری اور غریبی کے بڑھتے ہوئے تفاوت سے آج غریب دکھی ہے۔ اور اس کا یہ دکھ ایک خوفناک اژدہا بن کر خونریزی کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں غریب اپنے دکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے خداوند تعالےٰ کی غیر معمولی فوق الفطرت مدد کا طلب گار ہے۔ اور وہ اسلام کے سارے قانونوں کو اپنی تائید میں دیکھنے کا متمنی ہے۔ لیکن وہ ان ذمہ داریوں اور قربانیوں کو ادا کرنے پر آمادہ نہیں۔ جن کا مطالبہ اسلام اس سے کرتا ہے۔ وہ اپنے دکھوں سے نجات پانے کے لئے اسلام کا نام استعمال کرتا ہے۔ اور اس کے ان احکام کا بار بار واسطہ دیتا ہے۔ جن میں اسکے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے۔ لیکن وہ اسلام کے ان احکام پر عمل پیرا ہونے سے گھبراتا ہے۔ جن میں اس کی ذمہ داریوں کو گنوایا گیا ہے۔ وہ اپنی قلیل آمدنی کو نیا کے تماشوں سگار کے مرغولوں رسم ورواج کے تنوروں میں جھونک دینے سے نہیں جھجکتا۔ لیکن خرچ کی وہ راہیں اسے نظر نہیں آتیں جن پر اس کی دنیوی بہبودی اور دینی بھلائی کا مدار ہے۔ وہ مساجد میں نماز اور اپنے رب کے حضور دعا میں وقت صرف کرنے پر اتنا خوش نہیں ہوتا۔ جتنا کہ وہ کھیل تماشوں اور تاش کے شغل میں اپنا وقت ضائع کرکے خوش ہوتا ہے اسے خداوند تعالےٰ کے ارشاد

استغفروا ربکم انہ

کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔

میں بتائے گئے اصول کامیابی پر اتنا یقین نہیں جتنا یقین اسے کارل مارکس اور لینن کے انقلابی اصولوں پر ہے۔ تنقید اور نکتہ چینی بیکاری اور سستی۔ جہالت اور حماقت۔ مطالبات میں زیادتی اور کام میں خیانت پر اسے اصرار ہے۔ لیکن کام میں مہارت اور فرائض میں دیانت۔ قومی خدمات میں محنت اور علم وعرفان سے محبت اسے ایک معیوب ... نظر آتا ہے۔ مذہبی تعصب اور عدم رواداری اس کی گھٹی میں شامل ہے۔ ... سنجیدگی شوروشغب سے اجتناب بڑوں کا ادب اور صبر و تنظیم کو وہ اپنے مطالبات کے لئے مضر سمجھتا ہے۔ وہ جذباتی قربانی کا تو عادی ہے لیکن مستقل پائیدار اور مسلسل قربانی کی اسے عادت نہیں۔ اس کے برعکس امراء اور کبراء صدیوں کے ظلم وستم کی پاداش کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر گھبرا گئے ہیں۔ اور اپنی مطلب برآری کے لئے اسلام کے ان احکام کا واسطہ دے رہے ہیں۔ جن میں ان کے حقوق کو محفوظ کیا گیا ہے۔ لیکن وہ اسکے ان احکام کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جن میں ان کی ذمہ داریوں کو گنوایا گیا ہے۔ وہ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ جب اسلام نے ان کے حقوق ملکیت اور مالکانہ تصرف پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ تو پھر کسی اور کو یہ حق کیونکر دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ان کے حقوق غصب کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھائے لیکن جب انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ اسلام نے ان کے حقوق اور تصرفات کے ساتھ کچھ شرائط بھی عائد کی ہیں۔ اور ان سے کچھ مطالبات بھی کئے ہیں۔ تو وہ اپنا منہ نیچا کر لیتے ہیں۔ کمائی کے ناجائز ذرائع اختیار کرتے ہوئے انہیں اسلام نظر نہیں آتا اور دولت کے بیجا مصرف پر وہ اسلام کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے۔ لیکن جب ناجائز ذرائع سے حاصل کئے ہوئے قارونی خزانوں پر دوسرے ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ اسلام کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ اور اسلام اسلام کے شور سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ عیش کوشی مسرفانہ تعیش۔ سرمایہ دارانہ ذہنیت۔ بدکاری کے اڈوں کی آبادی۔ بے خانوں کی رونق۔ رقص وسرود کی محفلیں۔ فخر ومباہات کے سامان۔

غرض جتنے بھی بیجا اور ناجائز مصارف دولت ہیں۔ ان کے اختیار کرنے میں وہ پوری آزادی چاہتے ہیں۔ لیکن جب ان کے بدنتائج سے دوچار ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو اپنے بچاؤ کے لئے اسلام کو بطور ڈھال استعمال کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ کی یاد۔ آخرت پر یقین ذکرودعا۔ خشوع وخضوع تواضع و فروتنی۔ سادگی وصفائی۔ انفاق فی سبیل اللہ زکوٰۃ کے مواجبات۔ یتیم ومسکین کی خبرگیری۔ غرباء کی دستگیری۔ حسن واحسان کی عادت نوائب حقہ میں اعانت۔ محروم الاسباب کے ذریعہ معاش کی فکر۔ ظلم وستم کے مٹانے اور عدل وانصاف کے قائم کرنے کا جذبہ۔ مفاد عامہ کے کاموں میں ریاء کے جذبہ سے یکسر خالی ہو کر حصہ لینے کا جوش۔ غرض ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے سے انہیں قطعاً گریز ہے۔ لیکن اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے اسلام سے بہتر ان کے پاس آج کوئی اور ہتھیار نہیں۔ وہ خود ہی ایسے سامان پیدا کرتے ہیں۔ جن سے غریب انتہائی غریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے مصائب خوفناک شکل اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن پھر خود ہی پوچھتے ہیں۔ کہ آخر اسلام نے ان غرباء کی غربت کو دور کرنے کا کیا طریق بتایا ہے۔ وہ ان قربانیوں سے گھبراتے ہیں۔ جن کے ادا کرنے پر ہی دنیا سے غربت دور ہو سکتی ہے۔ اور پھر یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کوئی ایسی ترکیب نکالے۔ جس سے افلاس دور ہو جائے۔ وہ مصر ہیں۔ کہ ان کی دولت وثروت عیاشانہ زندگی۔ مسرفانہ عادات۔ عالیشان عمارات کی تعمیر پر بھی کوئی زد نہ پڑے۔ اور دنیا کے مصائب بھی مٹ جائیں۔

خلاصہ یہ کہ دونوں فریق امیر وغریب ان اصولوں پر چلنے اور وہ قربانیاں پیش کرنے سے غافل ہیں۔ جن کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود انہیں یہ تصور بڑا شاق گزرتا ہے۔ کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسلام پہلی کی سی شان کے ساتھ دنیا میں قائم ہو۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ پلے سے انہیں کچھ بھی صرف نہ کرنا پڑے۔ نہ جانی قربانی کی ضرورت پیش آئے۔ اور نہ مال و دولت کا کوئی حصہ اس کی راہ میں دینے کی نوبت آئے۔ نہ شدائد میں صبر و تحمل کی آزمائش ہو۔ نہ تقویٰ وطہارت کی حاجت۔ غرض اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس قسم کی قربانیاں دی ہیں۔ ان میں سے کسی قربانی کے لئے وہ تیار نہیں۔ لیکن تمنا یہی ہے کہ اسلام یعنی امن وسلامتی کا دور دورہ اسی طرح دنیا میں غالب ہو۔ جس طرح کہ وہ پہلے غالب تھا۔

مگر ایسا ہونا ممکن نہیں۔ کیونکہ یہ فطرت اللہ کے خلاف ہے۔ اسلام اپنے مقاصد عالیہ کے قیام کے لئے دنیا سے مسلسل قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ آرام کی زندگی کے موجودہ تصور کو وہ تسلیم نہیں کرتا۔ وہ انسان کی تکمیل کے سارے پہلوؤں کے ایک ساتھ بڑھنے پر زور دیتا ہے اس لئے اس کے ہر حکم میں تکمیل کی ہر ضرورت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جب عبادت کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو اس میں یہ بھی مدنظر رہتا ہے۔ کہ انسان کی اقتصادی اور معاشی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑیگا۔ اور جب کوئی سیاسی یا اقتصادی پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ تو اس میں اس بات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کہ اس کے تعلق باللہ اور اس کے اخلاق پر اس پروگرام کا کیا اثر ہوگا۔

پس اسلام کا قانونِ رضا بے شک امیر کو حق ملکیت عطا کرتا ہے۔ لیکن انہیں شرائط کے ساتھ جن شرائط کے ساتھ اس نے یہ حق ابوبکرؓ وعمرؓ کو عطا کیا تھا۔ یعنی جب تک ملک کا عام معیار زندگی بلند نہ ہو۔ وہ اپنے معیار زندگی کو زیادہ بلند نہیں کریں گے۔ یہ دولت ان کے پاس امانت ہے۔ قومی ضرورت یا غرباء کی امداد کا جب بھی سوال آئے۔ وہ اس دولت کو بخوشی اس مشکل کے حل کے لئے پیش کردیں گے۔ وہ اس دولت کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرسکیں گے۔ لیکن نہ اتنا کہ معیشت عیش بن جائے۔ اور زندگی عیاشی کا دوسرا نام ہو۔ یہ دولت ان کے پاس اس لئے ہے۔ کہ عوام کی محنت اور ان کی دولت کے باہمی اشتراک سے ملکی معیشت متوازن سطح پر آجائے۔ نہ اس لئے کہ یہ دولت سرمایہ دارانہ ذہنیت کے نتیجہ میں طبقاتی کشمکش کا موجب ہو۔ اور زندگی کو متوازن بنانے کے لئے کسی اور انقلاب کی ضرورت محسوس ہو۔ پس اگر وہ ان شرائط پر عمل کریں۔ تو یہ دولت ان کی دولت ہوگی۔ خدا کے ہاں بھی اور عوام کے نزدیک بھی۔ خدا بھی ان پر خوش ہوگا۔ اور عوام بھی ان سے راضی ہوں گے۔ وہ خدا کے بھی مقرب ہوں گے۔ اور عوام انہیں اپنا حقیقی قائد اور مقدس رہنما تسلیم کریں گے۔ وہ صحیح معنوں میں امیر ہوں گے۔ کیونکہ امارت کا یہ اقتدار انہیں احکم الحاکمین کے دربار سے عطا ہوگا۔

اسی طرح اسلام کا قانونِ رضا بندہ و مزدور کے حقوق کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن انہی شرائط کے ساتھ جن شرائط کے ساتھ اس نے صہیبؓ وبلالؓ۔ سلمان فارسیؓ و ابوذر غفاریؓ کے حقوق کی حفاظت کی تھی۔ اور حضرت عمرؓ جیسے عظیم الشان خلیفہ بھی اس پر مجبور رہتے۔ کہ وہ حضرت بلالؓ کو سیدنا بلالؓ کہہ کر مخاطب کریں۔ پس سچی محنت اور سچا اخلاص۔ سنجیدگی اور استقلال۔ خدا سے محبت اور اس کی مخلوق کی خدمت ہی وہ راستہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اسلام کی برکات سے متمتع ہوسکتے ہیں۔ اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ پس اگر کوئی طبقہ اسلام کی ان شرائط کا پابند نہیں تو پھر انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اسے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اسلام کا نام لینے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اور اگر وہ ان حالات میں اسلام کا نام لے بھی تو بھی خدائے ذوالجلال اس کی مدد کے لئے کبھی بھی آسمان سے نہیں اتریگا۔

غرض یہ ایک نہایت ہی اہم نکتہ ہے۔ اور اسے نہ سمجھنے کی وجہ سے اسلام کے اقتصادی اور معاشی۔ سیاسی اور اقتداری نظاموں کے متعلق لوگوں نے طرح طرح کی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اسلام ایک قادر مطلق اور بے نیاز ہستی کا بھیجا ہوا ضابطہ حیات ہے۔ اس لئے جو شخص اس کے قانونِ رضا کو اپنائیگا۔ اور اس پر عمل پیرا ہوگا۔ وہ اپنی ہی بہتری کے سامان جمع کرلے گا۔ لیکن جو شخص اس سے بیزار ہے۔ اور خودسری پر آمادہ ہے۔ تو خداوند تعالےٰ کی حاکمیت پھر بھی اس پر قائم ہوگی۔ اور اس کی قدرت قاہرہ سے وہ باہر نہیں رہے گا۔ اگر اس کے ایک قانون سے وہ بھاگے گا۔ تو اس کا دوسرا قانون اس کے تعاقب میں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ کسی سرکش کو قابو میں رکھنے کے لئے وہ اپنی رضا کے قانون میں جبری دفعات شامل کرے۔ اور ان کے نفاذ کے اختیارات علماء کے کسی طبقہ کے ہاتھ میں دیدے۔ جیسا کہ بعض مولوی صاحبان اس قسم کا خیال رکھتے ہیں۔ پس جو شخص اسلام کے بتائے ہوئے احکام کی پابندی نہیں کرتا۔ وہ اس قانونِ مکافات عمل کے ماتحت بدنتائج کا مورد لازماً بنے گا۔ آج امراء اسلام کا واسطہ دے کر ان مصائب سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے ان کے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ البتہ ان کے اس رویہ کی وجہ سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ اور مذہب کے دشمنوں کو یہ سمجھنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ کہ اسلام نعوذ باللہ ایک رجعت پسند اور استعمار نواز مذہب ہے۔ جو صرف امراء کی حمایت کے احکام رکھتا ہے۔ اس کے بالمقابل آج کا مزدور بھی اسلام کے نام پر خونی انقلاب اور ناجائز لوٹ گھسوٹ سے اپنی بہتری کے سامان مہیا کرنے کے درپے ہے۔ لیکن وہ بھی اس غلط طریق سے اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ ذلتیں اور خواریاں پھر بھی اس پر مسلط رہیں گی۔ غربت اور نکبت پھر بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ چند امراء مٹیں گے۔ اور چند اور ظالم ان کے سر پر مسلط کردیئے جائیں گے۔ یہ دنیا ان کے لئے اسی طرح جہنم زار بنی رہے گی جس طرح کہ اب انہیں نظر آرہی ہے۔

لیکن اگر وہ واقعی اسلام کی برکات سے متمتع ہونا چاہتے ہیں۔ اور خداوند تعالےٰ کے ابدی فضلوں کے وارث بننے کے آرزومند ہیں۔ تو پھر وہ ان قربانیوں سے پہلوتہی نہ کریں جن کا مطالبہ ان کے خدا نے ان سے کیا ہے۔ وہ حضرت خبیبؓ کے نمونہ کو سامنے رکھیں۔ جو سولی پر چڑھ کر بھی اپنے فرض کو نہ بھولے۔ اور انہوں نے کہا تو یہی کہا۔

ما ان ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی

یعنی اگر میں سچا مسلمان ہوں۔ تو پھر مجھے اس بات کی پرواہ نہیں۔ کہ مجھے کیسے اور کتنی بہیمیت کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں میرا قتل کبھی بھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

وہ بلالؓ و صہیبؓ کے سے اخلاق کے حامل بنیں۔ ابوذر غفاریؓ کی سی استغناء اور سلمان فارسیؓ کا سا تقویٰ ان کے شامل حال ہو۔ ایسے حالات میں وہ دیکھیں گے۔ کہ کس طرح خدا خود ان کی غربتوں اور ان کی مصیبتوں کے مٹانے کے سامان کرتا ہے۔ کیسے نیک اور صالح۔ سمجھدار اور مصلحت بین قائد ان کو نصیب ہوتے ہیں۔ اور کیونکر دنیا کے شہنشاہ ان کی شوکت و دبدبہ کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

سیلون میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

اسلام کی فضیلت اور احمدیت کی صداقت پر تقاریر

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

نیگومبو جماعت نے دسمبر کے بابرکت ایام سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے ایک دن کے لئے جلسہ کا انتظام کیا۔ اشتہار چھپوا کر مختلف شہروں میں تقسیم کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر اور فرنیچر کا انتظام اچھا تھا۔ مورخہ ۲۶ دسمبر کو جماعت احمدیہ نیگومبو (سیلون) نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ بعد نماز ظہر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر (جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کولمبو) نے افتتاحی تقریر میں احمدیہ جماعت کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کی خدمات اور آئندہ کے پروگراموں کو پیش کیا۔

بعدہٗ برادرم احمدؐ صاحب نے تامل زبان میں ہی "اسلام موجودہ زمانہ کی مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے" کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اب زمانہ میں ہر جگہ مختلف رنگوں میں تباہیاں آرہی ہیں۔ ان کا صرف اور صرف یہی حل ہے۔ کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ یہ تعلیم اپنی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں دن بدن مقبول ہوتی جارہی ہے۔

پھر برادرم کچلان صاحب نے سنہیلی زبان میں "احمدیت کیا ہے" پر تقریر فرمائی۔ عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد خاکسار نے انگریزی زبان میں "احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کا تامل میں ترجمہ برادرم احمدؐ صاحب نے فرمایا۔ خاکسار نے اسلام پر عام اعتراضات کا جواب اور قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر بیان کی۔ پھر قومی ترقی کے لئے کامل امیر اور اطاعت امیر کی ضرورت کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ایسا خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ جس کی وہ خود رہنمائی کرتا ہے۔ مثلاً سیلون کی زبان کے بارے میں حضور کو خواب میں بتایا گیا تھا۔ کہ زیادہ ترقی کرے گی۔ خواب پر پورے دو سال گذر چکے ہیں۔ دو سال کے واقعات شاہد ہیں۔ کہ اہلِ سیلون نے ہر رنگ میں اس خواب کو پورا کرنے کے لئے زور لگایا۔ احمدیہ مشن نے بھی اس خواب کے بعد اس اہم زبان میں "ہمارا رسول" کا ترجمہ بہترین رنگ میں شائع کیا جو ازحد مقبول ہو رہا ہے۔ اور اس چھوٹی سی کتاب نے اہل سیلون اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے بہت سی مشکلات حل کردی ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ایسے کامل خلیفہ کی کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔

آخری تقریر جناب عبد المجید صاحب ایڈیٹر "اسلامیہ سودین" و پریذیڈنٹ نیگومبو جماعت کی تھی انہوں نے اپنی تقریر میں قرآن اور عقلی دلائل سے واضح کیا۔ کہ "یہ زمانہ ایک مسیح کا طالب ہے۔"

برادرم خلیل احمدؐ صاحب سکرٹری نے مختصر رپورٹ سنائی۔ حکیم فضل الٰہی صاحب نے کلام محمود سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ایک لمبی دعا سے ختم ہوا۔ دعا سے پہلے صاحب صدر نے جلسہ ربوہ۔ جلسہ قادیان و انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے جلسوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی اور یہ بھی کہ بیرونی مشنوں سے بعض احباب نے کولمبو مسجد فنڈ کے سلسلہ میں مدد فرمائی ہے۔ ان کی ترقی کے لئے بھی اور مسجد احمدیہ کولمبو کی جلد تعمیر کے لئے بھی دعا کی درخواست فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ خاکسار محمد اسماعیل منیر مبلغ سیلون۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسانِ کامل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۶۰-۱۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلےٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولےٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور حسب مراتب اس کے تمام رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں"۔

(مرسلہ قاضی عزیز احمد ربوہ)

کام بہت بڑا ہے اور وقت تھوڑا رہ گیا ہے

۱- تحریک جدید کے سال ۲۱ و سال ۱۱ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے مورخہ ۲۶ ۱۱/۵ کو جو قربانیوں کا مطالبہ فرمایا تھا۔ اس پر آج (۱۹ر جنوری ۵۵ء) ۵۵ دن گذر چکے ہیں۔ اور صرف ۳۵ دن باقی رہ گئے ہیں۔

۲- دفتر اول سال ۲۱ کے وعدے جو آج تک وصول ہوئے ہیں۔ وہ متوقع میزان کے قریباً نصف بنتے ہیں۔ لیکن دفتر دوم کے سال ۱۱ کے موصول شدہ وعدے مطلوبہ رقم کی ایک چوتھائی سے بھی کم ہیں۔

۳- جماعت کے محترم امیروں۔ پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین زعما عہدہ داران اور ممبران سے پرزور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی۔ توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہونچ جائے۔

۴- جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تا وکالت مال حضرت امیر المومنینؑ کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۵- کوئی مرد۔ عورت۔ بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جاسکتی ہے۔

۶- یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالےٰ دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ ظلمتکدوں میں آسمانی روشنی کے مینار تعمیر ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا۔

اے یلاں بکوشید و برائے حق بجوشید

وکیل المال تحریک جدید

مرکز میں علمی استفادہ کا عمدہ موقعہ

۵ر نومبر کے الفضل میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے زیر عنوان "مرکز میں علمی استفادہ کا عمدہ موقعہ" ایک نوٹ شائع کیا جاچکا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ دوسرا اعلان ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کے انتظام کے ماتحت ۵ر مارچ ۵۵ء سے ایک ماہ کے لئے ضروری دینی نصاب کی تعلیم کے لئے کلاس کھولی جارہی ہے۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق چھ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو تجربۃً تعلیم دی جائے گی۔ امراء اور صدر صاحبان توجہ فرمادیں اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے نام اور تعلیمی کوائف بھجوائیں۔ ارسال مرسلہ ناموں میں سے نظارت ہذا تعلیم و تربیت کے لئے چھ کس کا انتخاب کرے گی۔ تجویز یہ ہے کہ ہر سال جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو بلا کر ضروری دینی نصاب پڑھایا جائے۔ جو واپس پر اپنی اپنی جماعتوں کو جاکر سنبھالیں۔ اور تعلیم دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل حضور انور ایدہ اللہ الودود نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے۔ ا- پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب- سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے۔ ا- دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک — مجاب ار فی ایکڑ
ب- دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک — " ۲ر "
ج- دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع — " ۸ر "
د- دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع — " ار "

شق نمبر ۳- تاجروں کے لئے بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴- صناع- لوہار- بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵- وکلاء- ڈاکٹر صاحبان کے لئے۔ ا- پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
ب- نیز ہر سال کی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶- ٹھیکیدار اصحاب کے لئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

شق نمبر ۷- لجنہ اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸- خوشی کی تقاریب پر۔ یعنی نکاح۔ شادی بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل جلدی کیجئے —— مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔

وکیل المال

پھر زمانہ میں فروزاں مشعلِ ایماں کریں

سرخیٔ خونِ جگر کو زینتِ مژگاں کریں
دوستو آؤ مداوائے غمِ پنہاں کریں

پھونک دیں بڑھ کر سفینے حلقۂ گرداب میں
زندگی کو روبروئے خطرۂ طوفاں کریں

عام کردیں پھر جہاں میں دولتِ دردِ جگر
پھر دلوں کو آشنائے سوزشِ پنہاں کریں

ٹوٹنے ہی کو ہے اب تاریکیٔ شب کا فسوں
نورِ ایماں سے طلوعِ صبح کا ساماں کریں

بہرِ استقبال خود آئے حیاتِ جاوداں
یوں رہِ حق پر متاعِ جان و دل قرباں کریں

کفر کی ظلمت میں گم ہے شاہراہِ زندگی
پھر زمانے میں فروزاں مشعلِ ایماں کریں

احمدیت کے ترانوں سے فضا معمور ہو
نفس یوں ہر ذرۂ ہستی کو نغمہ خواں کریں

(حنیف عظیم)

اسلامی عبادات کی فضیلت

(از شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی جامعۃ المبشرین ربوہ)

دنیا پر جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات خواہ وہ پرند ہوں۔ چرند ہوں درند ہوں یا وہ کسی اور جنس سے تعلق رکھتے ہوں ان سب کی خلقت ایک مقصد کے ماتحت ہے۔ جب ہم اشرف المخلوقات بنی نوع انسان کے مقصد حیات پر بھی غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے اس کی زندگی کا عنوان "العبادۃ" مقرر فرمایا ہے جیساکہ وہ خود اپنے مخصوص انداز میں فرماتا ہے۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی انسان کا مقصد حیات عبادت۔ اور بندگی ہے۔

عبادت کا مفہوم

عبادت ان اعمال کا نام ہے جن کے بجا لانے سے انسان میں خشوع و خضوع اور انکساری پیدا ہوتی ہے جن کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو جاتا ہے کہ گویا سب کچھ خدا کا ہے اپنا کچھ نہیں۔ انسان کے اس خشوع و خضوع پیدا کرنے اور عبادات بجا لانے کی سب سے اعلےٰ اور اکمل غرض یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی ملاقات کا شرف اسے بخشا جائے۔

ظاہری عبادت کی ضرورت

اب سوال یہ ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں کون سے طریق اور مجاہدات اختیار کرنے چاہئیں۔ آیا موجودہ زمانہ کے اکثر لوگوں کی طرح محض قلبی تعلق پر اکتفا کر کے ظاہری عبادت کو ترک کر دیا جائے۔ یا ظاہری و جسمانی عبادات بھی بجا لائی جائیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالےٰ سے تعلق کا دارومدار دل پر ہے۔ اگر دل محبت سے خالی ہو۔ گندگی سے بھرا ہوا ہو تو ظاہر میں وہ کتنی ہی فروتنی اور تواضع اختیار کرلے اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کا ایسا عمل دکھاوا اور ریاء کہلائیگا۔ جو اس کو لعنت کے عمیق گڑھوں میں گرا دے گا۔ جیساکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراءون یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر ہلاکت اور غضب نازل کرے گا جو عبادت تو کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت سے غافل ہوتے ہیں اور محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور جگہ خدا تعالےٰ ان لوگوں کی حالت بیان کرتا ہے جو محض دکھاوے کی خاطر بڑھ چڑھ کر صدقات دیتے ہیں۔ مگر ان کے دلوں میں کوئی اخلاص نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ اس لئے دیتے ہیں کہ یہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ خدا تعالےٰ ان کی مثال ایسی چٹان سے بیان فرماتا ہے جس پر آندھیوں وغیرہ کی وجہ سے مٹی کی تہ جمی ہوئی ہو اور جب اس پر بارش ہو تو بجائے اس کے کہ اس میں سے کوئی دانہ آگے وہ بارش تمام مٹی کو ہی بہا لے جاتی ہے۔ گویا صدقہ دینے والا بجائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کے فضل کا وارث ہو وہ ریاء اور دکھلاوے کی وجہ سے اپنی حالت کو اور بھی بدتر بنا لیتا ہے۔ پس اسلام کے نزدیک عبادات اور معاملات میں زبان اور جوارح کے ساتھ دل کا شامل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ قلبی عبادات مغز کی مانند ہے۔

ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے

لیکن اسلام دل کے ساتھ زبان اور جوارح کو بھی عبادت میں شامل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص غصہ کی شکل بنا لے تو تھوڑی ہی دیر میں اس کے دل میں بھی غصہ کے خیالات پیدا ہو جائیں گے۔ اور جو بھی اس کے ساتھ اس وقت بات کرے گا وہ تیزی اور سختی کے ساتھ اس کو جواب دے گا۔ ایسا ہی اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں کسی کو گدگدی کرے یا اس کو کسی طرح ہنسایا جائے تو اس کے دل کا غصہ جاتا رہتا ہے اور فرحت کے جذبات دل میں موجزن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم روزانہ دنیاوی رشتہ داروں میں دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے آپس میں ظاہری تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں تو ان کے دلوں میں سچی محبت ہوتی ہے۔ لیکن جو رشتہ دار ایک دوسرے سے کنارہ کشی کرتے ہیں ان کے ظاہری تعلقات استوار نہیں ہوتے تو جب وہ آپس میں ملیں گے اور بات چیت کریں گے تو ان کے دلوں میں محبت کے جذبات نہیں ہوں گے۔ بلکہ نفرت کے جذبات کارفرما ہوں گے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کلا بل ران علی قلوبھم ماکانوا یکسبون یعنے ان لوگوں کے دلوں میں ان کے ظاہری اعمال کے نقائص کی وجہ سے نقص پیدا ہو گیا۔ اور ان کے دل خدا تعالےٰ سے دور ہو گئے۔

پس جب انسان کے دل میں محبت اور نفرت کے جذبات پیدا ہونے کا دارومدار اس کی ظاہری حالت پر بھی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی محبت کے لئے ظاہری علامات مقرر نہ کریں۔ اور اس کی شان اور اس کے رتبہ کا اقرار کسی جسمانی علامت سے نہ کیا جائے۔

اسلامی عبادات

اب ہم ان عبادات کا ذکر کرتے ہیں جو اسلام نے اپنے متبعین اور مکلفین کے لئے مقرر فرمائی ہیں مثلاً نماز، روزہ۔ حج۔ ذکر الٰہی وغیرہ۔

ان میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے جو کہ تمام عبادتوں کی جان ہے۔ ہر ایک مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ پانچ وقت نماز ادا کرے وہ کم از کم پانچ دفعہ اپنے خدا کے حضور کھڑا ہو کر مقررہ قواعد اور طریق کے مطابق اپنے خالق اور مالک حقیقی کے تمام مشکلات پیش کرتا ہے اور اسی کی پناہ چاہتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہے

اسلامی نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کی تمام حرکات و سکنات پر حکمت ہیں اور اس سے ایسا تذلّل اور تواضع پیدا ہوتا ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں کمال تذلل کے اظہار کے لئے اختیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً بعض ممالک میں لوگ انتہائی ادب کے اظہار کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مصر کے قدیم لوگوں کا رواج تھا کہ جب وہ انتہائی ادب کا اظہار کرتے تو گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر جھک جاتے جیساکہ نماز میں رکوع کی حالت ہوتی ہے ایسا ہی ہندوستان میں (یعنی متحدہ ہند و پاک) رواج تھا کہ جب کوئی شخص کسی افسر کے آگے عاجزی کرنا چاہتا۔ تو وہ اس کے پیروں پر گر جاتا اور اس کے دل کو پسیجتا۔ جیساکہ ہم نماز میں سجدہ کی حالت میں اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے عرش کو ہلانے کے لئے انتہائی تذلل کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے ہی یورپ میں گھٹنوں کے بل گرنے کا رواج ہے۔ الغرض اسلام نے اپنی عبادت میں ان سب باتوں کو جمع کر دیا ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں رائج ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر دوسری کسی مذہبی عبادت میں ایسی جامعیت نہیں پائی جاتی۔ صرف اسلامی عبادات کو ہی یہ فضیلت حاصل ہے۔

اس کے علاوہ ہم اسلامی عبادات میں ایک اور عجیب فضیلت پاتے ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ نماز کے لئے تمام مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ سب مل کر باجماعت ادا کریں۔ تاکہ اخوت کا جذبہ ترقی کرے۔ دیکھئے کیا عجیب وہ وقت ہوتا ہے جس وقت ایک بادشاہ اور ایک ادنیٰ غلام اور ایک مزدور پہلو بہ پہلو ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کیا خوب کہتے ہیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

ہر دیکھنے والے کا دل یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے واقعی یہی وہ مذہب ہے جو راستی اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور یہی وہ مذہب ہے جو انسان کو مساوی حقوق دلاتے ہوئے خدا تعالےٰ کا قرب بخشتا ہے اس کے بالمقابل ہندو مذہب کو دیکھیں تو بادشاہ اور غلام کا ایک صف میں کھڑا ہونا تو الگ رہا وہ تو ایک شودر کے کان میں وید جیسے مقدس کلام کے پہنچانے کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شودر وید سنے تو اس کے کان میں لاکھ اور سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے

پس اسلامی نماز زبردست حکمتوں پر مبنی ہے اور اس میں اس قدر خوبیاں جمع ہیں کہ جو دوسرے مذاہب کی عبادات میں نہیں ہیں۔

روزہ

دوسری قسم کی عبادت روزہ ہے۔ روزہ کا حکم بلحاظ حکم کے تقریباً تمام مذاہب میں یکساں ہے لیکن اسلام نے روزہ کی جو شکل اور صورت بیان کی ہے وہ نہایت اعلےٰ اور انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرنے کا موجب ہے۔ مثلاً اسلام حکم دیتا ہے کہ ہر مسلمان بالغ اور عاقل ایک مہینہ کے روزے رکھے۔ مگر جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو انہیں اتنی رخصت ضرور دیتا ہے کہ وہ رمضان کی بجائے کسی اور وقت میں روزہ رکھ کر اپنا فرض پورا کر لے۔ ہاں جو شخص بالکل کمزور ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور معذور ہو تو اس کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ بہرصورت اسلام نے روزہ کے بارے میں ہر شخص کی ہر حالت کا لحاظ رکھتے ہوئے آسانیاں دی ہیں۔

روزہ کی صورت

اب اس روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک نہ کوئی چیز کھائے نہ پیئے اور نہ ہی خاوند بیوی مخصوص تعلقات کی طرف متوجہ ہوں۔ اس طرح ہر طرح کی برائی سے بچا جائے پو پھٹنے سے پہلے تھوڑا بہت کھانا ضرور کھا لے اور پانی پی لے تاکہ انسان اس فاقہ کے بوجھ کو آسانی سے برداشت کر سکے ہوئے کما حقہٗ عبادات میں مصروف رہ سکے۔

روزہ کی حکمت

روزہ کی حکمت خدا تعالےٰ یوں بیان فرماتا ہے لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون (بقرہ ع ۲۳) تاکہ تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی کا اظہار اس وجہ سے کرو کہ اس نے تمہیں سچا راستہ دکھایا ہے اور تاکہ تم شکر کرو یعنی جب انسان روزہ رکھتا ہے تو اس کی توجہ کھانے پینے کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اور عبادت کی طرف زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس کو خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کا زیادہ موقعہ میسر آتا ہے۔ اور پھر جب انسان بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے تو اپنے کھانے پینے کی حالت پر غور کرتا ہوا خدا تعالےٰ کا شکر بجا لاتا ہے۔ کیونکہ انسان کو نعمتوں کی قدر اسی وقت ہوتی ہے جب ان سے وہ محروم ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک وہ شخص جس کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہو یا اس کی نظر بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہو۔ تو وہ آنکھوں کی جتنی قدر کریگا اتنی اچھی بھلی آنکھوں والا شخص قدر نہیں کر سکے گا یہی حال ایک روزہ دار کا ہے جب وہ بھوک اور پیاس کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو خدا تعالےٰ کے حضور بے انتہاء شکر بجا لائے گا۔ اور اس کو یہ بھی احساس ہو جائے گا کہ اس آرام کی زندگی سے زیادہ سے زیادہ نیک اور مفید کام سرانجام دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ روزہ کے حکم میں قوم کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ روزہ امیر اور غریب پر فرض ہے۔ جب امرا اور مالدار لوگ جو سال بھر دن میں تین چار دفعہ عمدہ سے عمدہ کھانے کھاتے ہوں اور جنہیں اپنے غریب بھائیوں کی فاقہ کشی کی تکلیف کا ذرہ بھر بھی احساس نہ ہو وہ روزہ رکھیں گے تو انہیں روزہ کی بھوک اور پیاس کی تکلیف سے اپنے غریب بھائیوں کی تکلیف کا صحیح اندازہ ہو جائے گا اور انکے دلوں میں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

آپ کی قیمت اخبار فروری ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ وی پی کی رقم بعض دفعہ بڑی مشکل سے وصول ہوتی ہے۔ اور اس کا خرچ بھی زائد آپ پر پڑ جاتا ہے۔ قیمت بھجواتے وقت چٹ کا نمبر ضرور درج کر دیا کریں۔ کہ رقم کا اندراج درست ہو سکے۔ (منیجر)

نمبر	نام	تاریخ	
۸۷	ملک نیاز محمد صاحب	۱۵ر فروری	۱۹۵۵ء
۱۶۲	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۱۶۴۳	خان صاحب مبارک علی صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۱۲۲۹۳	حکیم محمد یعقوب صاحب	۲۵ر فروری	؍؍
۱۲۴۸۶	انجمن احمدیہ اودھمہ	۱۰ر فروری	؍؍
۱۳۰۶۹	نواب الدین صاحب	۸ر فروری	؍؍
۱۵۲۱۲	غلام محمد خاں صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۱۷۱۹۹	قریشی ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	۹ر فروری	؍؍
۱۴۳۸۳	چودھری قدیر احمد صاحب	۲۲ر فروری	؍؍
۱۷۴۸۵	خان محمد حسین صاحب	۱۹ر فروری	؍؍
۱۷۵۱۶	انجمن احمدیہ چٹاگانگ	۱۴ر فروری	؍؍
۱۷۹۸۷	میاں محمد دین صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۱۹۴۹۴	مرزا سیف اللہ خاں صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۱۹۶۲۳	مسجد احمدیہ گوگیرہ	۵ر فروری	؍؍
۲۰۴۳۶	مولوی خدا بخش صاحب	۱۴ر فروری	؍؍
۲۱۳۲۱	چودھری محمد شفیع صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۱۴۹۷	مس اے کیوڈین	۶ر فروری	؍؍
۲۱۷۲۱	مولوی عبد الکریم صاحب	۱۳ر فروری	۱۹۵۵ء
۲۱۷۶۴	اے ایم اے خان صاحب	۱۴ر فروری	؍؍
۲۱۸۹۸	مسجد فضل بھیرہ	۲۸ر فروری	؍؍
۲۳۱۸۰	مرزا مقصود احمد صاحب	۱۶ر فروری	؍؍
۲۳۲۰۱	چودھری محمد علی صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۳۳۲۱	ایس۔ ایم حسن صاحب	۱۷ر فروری	؍؍
۲۳۴[illegible]	شیخ محمد اعظم صاحب	۱۴ر فروری	؍؍
۲۳۴۳۲	مرزا عبد القیوم صاحب	۱۹ فروری	؍؍
۲۳۶۲۳	چودھری محمود احمد صاحب	۴ر فروری	؍؍
۲۳۶۶۳	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۳۶۸۷	چودھری سلطان علی صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۳۷۰۵	عبد الشکور صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۳۷۶۵	چودھری فضل احمد صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۳۸۵۹	افتخار علی صاحب	۲۸ر مارچ	۱۹۵۵ء
۲۳۹۴۱	منشی عبد اللہ صاحب	۲۷ فروری	؍؍
۲۳۹۴۳	منشی محمد بخش صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۳۹۴۸	منشی ننھے خاں صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۲۱۰	مینار لیدر کمپنی کلکتہ	۹ فروری	؍؍
۲۴۲۲۴	ملک بشیر احمد صاحب	۲۷ فروری	؍؍
۲۴۲۲۸	ڈاکٹر عبد الحق صاحب	۱۱ر فروری	؍؍
۲۴۲۴۰	رحیم خاں صاحب	۱۴ر فروری	؍؍
۲۴۲۵۰	ایم نیاز احمد صاحب	۲۰ر فروری	؍؍
۲۴۲۶۳	جے۔ پی میر صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۲۷۳	شیخ صلاح الدین صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۴۱۲	شیخ عبد الرشید صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۴۳۰	ڈاکٹر ایس قدیر حسین صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۴۴۰۵	ڈاکٹر عبد السمیع صاحب	۱۵ر فروری	؍؍
۲۴۵۲۲	چودھری محمد خاں صاحب	۲۱ فروری	؍؍
۲۴۵۲۶	ماسٹر محمد مولا داد صاحب	۲۸ر فروری	۱۹۵۵ء
۲۴۶۲۵	ملک عطا محمد خاں صاحب	۹ فروری	؍؍
۲۴۶۲۶	میاں محمد شریف صاحب	۹ فروری	؍؍
۲۴۶۸۸	بابو سردار خاں صاحب	۲۱ فروری	؍؍
۲۴۷۲۷	چودھری حیات محمد صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۸۲۱	ڈاکٹر محمد سہیل صاحب	۲۸ر فروری	؍؍
۲۴۸۴۲	مستری احمد بخش صاحب	۵ر فروری	؍؍
۲۴۸۹۳	سید محمد ہاشم صاحب	۸ فروری	؍؍
۲۴۹۸۴	محمد دین صاحب	۳ فروری	؍؍
۲۴۹۸۹	چودھری محمد عالم صاحب	۴ فروری	؍؍
۲۴۹۹۵	ملک عبد الجبار صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۵۰۰۸	چودھری خلیل احمد صاحب	۱۴ فروری	؍؍
۲۵۰۱۳	چودھری الہ دین صاحب	۱۶ فروری	؍؍
۲۵۰۱۶	چودھری عزیز احمد صاحب	۱۸ فروری	؍؍
۲۵۰۱۸	بخدمت چودھری محمد اعظم صاحب	۱۹ر فروری	؍؍
۲۵۰۳۱	ملک غلام احمد صاحب	۲۵ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۱۶۲	بابو محمد غیاث صاحب	۲۸ر فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۱۶۳	ڈاکٹر ایم۔ اے قریشی صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۵۱۷۸	میاں محمد صاحب نمبردار	۱۴ فروری	؍؍
۲۵۲۳۴	چودھری محمد عبد اللہ خاں صاحب	۱۰ فروری	؍؍
۲۵۲۳۵	الہ داد خاں صاحب	۱۱ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۲۴۰	میاں فیض محمد صاحب	۱۸ فروری	؍؍
۲۵۲۵۵	چودھری بشیر احمد صاحب وٹینس	۲۸ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۳۳۷	ڈاکٹر محمد دین صاحب	۱۲ فروری	؍؍
۲۵۳۳۸	سید محمد میاں صاحب سلیم شاہجہان پوری	۱۳ر فروری	؍؍
۲۵۳۵۸	میاں عزیز اللہ صاحب	۲۸ فروری	؍؍
۲۵۳۶۴	صدر صاحب جماعت احمدیہ کنری	۲۲ فروری	؍؍
۲۵۳۷۳	حکیم جلال دین صاحب	۲۸ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۳۷۷	ڈاکٹر قمر الدین صاحب	۱۴ فروری	؍؍
۲۵۴۰۴	کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب	۲۳ فروری	؍؍
۲۵۴۴۴	شیخ محمد خورشید صاحب	۷ مارچ	۱۹۵۵ء
۲۵۴۴۸	میاں محمد شفیع صاحب	۲۱ فروری	؍؍
۲۵۴۵۰	کیپٹن عبد الحمید صاحب	۲۴ فروری	؍؍
۲۵۴۵۲	منیجر صاحب یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی	۲۴ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۴۶۴	چودھری احسان اللہ خاں صاحب	۵ فروری	؍؍
۲۵۴۹۳	حامد حسن صاحب	۱۸ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۴۹۷	چودھری امداد علی صاحب	۱۹ فروری	؍؍
۲۵۵۰۴	میاں امام الدین صاحب، عبد الحفیظ صاحب	۲۲ر فروری	؍؍
۲۵۵۱۱	بیگم صاحبہ باجوہ صاحب کراچی	۲۷ فروری	؍؍
۲۵۵۱۳	قاضی محمد عمر خاں صاحب زمیندار	۲۷ فروری	؍؍
۲۵۵۱۴	محمد ہاشم خاں صاحب	۲۸ فروری	۱۹۵۵ء
۲۵۵۱۷	حکیم غلام رسول صاحب بشیر چشم ساز	۸ مارچ	۱۹۵۵ء

اسلامی عبادات کی فضیلت

(بقیہ صفحہ ۶)

ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ اس طرح سے قوم کی حفاظت ہو جائیگی۔

حج

تیسری عبادت حج ہے۔ دراصل یہ اس واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جنگل میں تنہا چھوڑ گئے تھے۔ اس عبادت کے حکم میں یہ حکمت ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے کی عادت ڈالے۔ اور اپنے عزیز رشتہ داروں سے جدا رہنے کا خوگر ہو۔ اور سب سے بڑی وجہ جو کہ قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے یہ کہ انسان کے دل میں شعائر اللہ کی عظمت قائم ہو جائے۔ اس کے علاوہ سیاسی فائدہ بھی ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ اور مشکلات کا حل سوچتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسرے کی خوبیوں کو اخذ کرنے کا بھی ایک نادر موقعہ ہوتا ہے۔

ذکر الٰہی

چوتھی عبادت ذکر الٰہی ہے۔ اس عبادت کی حکمت یہ ہے۔ کہ انسان چونکہ ہر وقت نماز اس کے خاص شرائط اور قواعد کے ماتحت ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے جس طرح انسان تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد پانی کا محتاج ہوتا ہے اور اس کے بغیر اپنے کام کو کماحقہ ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پیاس کی تکلیف کے باعث جسمانی قویٰ تھک جاتے ہیں۔ اسی لئے ان قویٰ اور اعضاء میں جان ڈالنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعینہٖ انسان کی روح بھی روحانی پانی کی تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد محتاج ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان کی روح دنیاوی کاموں میں مصروف ہونے کے باعث روحانی پیاس محسوس کرتی ہے۔ اس کے لئے بہتر طریق یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کو یاد کرتا ہوا ان پر غور کرے۔ تو اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب بھی حاصل ہو جائے گا۔ اور یہی انسان کی زندگی کا مقصد عظیم ہے۔

قربانی

پانچویں قسم کی عبادت قربانی ہے۔ یہ ایک عملی اور تصویری زبان ہے۔ موجودہ زمانے میں باوجود علم و ادب اور زبانوں کی ترقی کے یہ عمل اب تک قائم اور جاری ہے۔ اور اس کا اثر بھی لوگ بہت جلد قبول کرتے ہیں۔

چنانچہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں۔ کہ دو آدمی جب مصافحہ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص بھی اس طرف خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ یا ان کو اس فعل سے کتنی خوشی حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن ہے یہ تصویری زبان جو ان کی محبت کا اظہار کر رہی ہے۔ یہ طریق قدیم سے چلا آرہا ہے۔ مگر اس کی اصل حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ جس کو عام لوگ نہیں جانتے۔ پہلے زمانہ میں جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرتے تھے کہ دفاع اور حملہ کی صورت میں وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ تو وہ آپس میں ہاتھ ملاتے تھے۔ مگر آج کل محبت کے اظہار کے لئے ہاتھ ملائے جاتے ہیں۔

بہرحال قربانی بھی ایک عملی اور تصویری زبان ہے۔ یعنی قربانی کرنے والا اپنی عملی زبان سے یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے۔ اسی طرح میں بھی (اگر مجھ سے اعلیٰ چیز کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینی پڑے) تو خوشی سے اپنی جان دوں گا۔

پس بے شک جانور کی قربانی کرنے والا اگر اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ذبح کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال۔ جان عزت بلکہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم (الحج ع ۵) یعنے اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ وہ ارادہ جو خشیت اللہ کو مدنظر رکھ کر تم نے کیا تھا وہ پہنچتا ہے۔ لیکن بعض لوگ خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان حکمت کو نہیں سمجھتے۔ اور وہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام نے تو قربانی کو قربانی کرنے والے کے گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو چاہے گناہ کرے۔ اور آخر پر ایک جانور کی قربانی دے دے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے حالانکہ یہ نظریہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔ اسلام نے تو اس لئے قربانی کا حکم دیا ہے۔ تاکہ اس طرح انسان کے دل میں قربانی کا اثر ہو۔ اور خود بھی اپنے سے اعلیٰ چیز کے لئے خوشی سے جان قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہم سب کو اسلامی عبادات کے ذریعہ اپنی صحیح معرفت اور شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم منیر الدین احمد واقف زندگی ابن میاں قمر الدین صاحب کا نکاح عزیزہ جمیلہ پال بنت ماسٹر فیروز الدین صاحب پال آف سیالکوٹ حال مارٹن پور کراچی کے ہمراہ ۵۰۰ روپیہ حق مہر پر ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۴ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔

صدر الدین احمد فتح دین سٹریٹ محلہ تختے والا گوجرانوالہ

پاکستان اور امریکہ نے تین اور معاہدوں پر دستخط کر دیئے

ان معاہدوں کے تحت پاکستان کو گیارہ کروڑ ڈالر کی امداد ملے گی

کراچی ۱۹ جنوری۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان کل مزید تین معاہدوں پر دستخط ہو گئے۔ جن کے تحت پاکستان کو امریکہ کی طرف سے امریکی مالی سال ۵۵-۱۹۵۴ء میں (جو جون ۱۹۵۵ء کو ختم ہوتا ہے) گیارہ کروڑ ڈالر کی توسیعی اقتصادی امداد ملے گی۔ یہ تینوں معاہدے مجموعی طور پر ۴ کروڑ ۷۴ لاکھ ڈالر کی امداد کے لئے طے کئے گئے ہیں۔

ان سمجھوتوں کا مقصد یہ ہے کہ اول پاکستان کے طویل المیعاد اقتصادی ترقی کے منصوبوں میں خود اس کے وسائل کو فروغ دینے میں مدد دی جائے دوسرے پاکستان کو وہ صنعتی اور بنیادی ضرورت کی دوسری اشیاء فوری طور پر فراہم کی جائیں جن کی ملک میں قلت ہے۔ ان تینوں معاہدوں میں ایک معاہدہ ۵۲ لاکھ ڈالر کا ہے۔ ۲۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی زرعی فاضل اشیاء کے متعلق ہے جو پاکستان کو خود اس کی کرنسی میں مہیا کی جائیں گی اور تیسرے معاہدے کے تحت ایک کروڑ ڈالر کی فاضل زرعی اشیاء مفت بطور تحفہ دی جائیں گی۔ گیارہ کروڑ ڈالر کی اس امداد میں جو ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک کی مدت کے لئے ہے۔ باقی ۶ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد کے معاہدہ پر ۱۱ جنوری ۱۹۵۵ء کو دستخط ہو چکے ہیں۔ اور ۵۵ لاکھ ڈالر کی ہنگامی امداد جو سیلاب کے سلسلہ میں دی گئی تھی پہلے ہی پاکستان پہنچ گئی ہے۔

معاہدوں کے متعلق تفصیلات

ان معاہدوں پر دستخط ہو جانے کے بعد اب امریکہ کی گیارہ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد کو فوری طور پر ترقیاتی منصوبوں اور ملک میں اشیاء ضروری کی قیمتیں کم کرنے کے لئے کام میں لانے کے سلسلے میں راہ ہموار ہو گئی ہے۔

پہلا معاہدہ جس پر آج دستخط ہوئے ۵۲ لاکھ ڈالر کا ہے اس کے تحت فنی تعاون کے سلسلہ میں فنی ماہرین تربیتی سہولتیں اور تربیتی ساز و سامان فراہم کیا جائے گا۔ اس دو کروڑ ڈالر ۶ کروڑ ڈالر کے بھی شامل ہیں۔ جن پر ۱۱ جنوری کو دستخط ہوئے ہیں۔

دوسرے معاہدہ کے تحت ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی اشیاء ضروری پاکستان کو خود پاکستانی کرنسی میں دی جائیں گی۔ اس طرح ملک میں زر مبادلہ خرچ کئے بغیر ملک میں درآمدی اشیاء حاصل ہو جائیں گی۔ ملک میں ان کی فروخت سے جو روپیہ حاصل ہو گا وہ ایک علیحدہ فنڈ میں جمع کیا جائیگا جسے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے منصوبوں پاکستانی مصنوعات کے لئے نئی منڈیوں کے قیام اور پیداوار میں اضافہ کے مقاصد پر صرف کیا جائے گا۔

تیسرے معاہدہ کی رو سے امریکہ پاکستان کو ایک کروڑ ڈالر کی فاضل زرعی اشیاء مفت بطور تحفہ دے گا۔ جو یا تو ملک میں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ یا کم قیمتوں پر فروخت کی جائیں گی۔ امریکہ کی فاضل اور زرعی اشیاء میں تمباکو، کپاس، بنولہ کا تیل، السی کا تیل، گھی، دودھ اور گوشت بھی شامل ہیں۔ یہ اشیاء (دودھ گوشت وغیرہ) اصلی حالت میں یا خشک دونوں طرح کی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ مشینیں وغیرہ اور اشیاء سازوسامان کی درآمد ۶ کروڑ ڈالر کے اس معاہدے کے تحت ہو گی جس پر ۱۱ جنوری کو دستخط ہو چکے ہیں۔

زرعی اشیاء کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان چیزوں کو امریکی حکومت نے کھلے بازار سے خریدا ہے اور یہ ویسی ہی ہیں جیسی عام طور پر بازاروں میں ملتی ہیں۔

مذکورہ تینوں معاہدوں پر کراچی میں پاکستان کی طرف سے وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے اور امریکہ کی طرف سے امریکی سفیر مسٹر ہوریس اے ہلڈرتھ نے دستخط کئے۔

مسٹر محمد علی پنڈت نہرو کی دعوت پر دہلی جائیں گے

کراچی ۱۹ جنوری معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان متنازعہ فیہ مسائل پر غور کرنے کے لئے مارچ کے اواخر میں نئی دہلی جانے کے لئے پنڈت نہرو کی دعوت قبول کر لیں گے خیال رہے کہ گورنر جنرل کے دورہ دہلی کے دوران بعض امور پر بات چیت ہو گی۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ گورنر جنرل کے ہمراہ ایک یا دو مرکزی وزیر بھی دہلی جائیں گے۔ دریں اثنا دونوں حکومتوں نے رہبر کمیٹیوں میں زیر غور آنے والے امور کی فہرست تیار کرنے کا کام کافی حد تک ختم کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے وزراء آبادکاری بھی اسی دوران ملاقات کریں گے۔

مدراس کی ایک اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے کانگرس کمیٹی کی سٹیرنگ کمیٹی کو بتایا کہ گورنر جنرل پاکستان کے دورہ دہلی کے دوران کوئی بڑا مسئلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ ڈاکٹر خان صاحب اور میجر جنرل اسکندر مرزا بھی گورنر جنرل کے ہمراہ دہلی آئیں گے۔

بحریہ کے کمانڈر انچیف کی والدہ کا انتقال

لاہور ۱۹ جنوری۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ایچ۔ ایم۔ ایس چودھری اور بیکولینڈ مسٹر سی۔ ایم لطیف اور مسٹر شریف چودھری کی والدہ محترمہ ۸۵ سال کی عمر میں کل یہاں انتقال کر گئیں۔

اگر اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا تو اُسے ترکی کے خلاف حملہ تصور کیا جائیگا

بیروت ۱۹ جنوری۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس نے کہا ہے کہ لبنان کے ساتھ معاہدہ کے بعد لبنان پر اسرائیل کے حملہ کو ترکی کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ ترکی نے لبنان کو یہ یقین بھی دلایا ہے کہ ترکی اسرائیل کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ نہیں کرے گا۔ ترکی اور لبنان کے وزرائے اعظم کے درمیان مذاکرات چار گھنٹے تک جاری رہے۔ ان مذاکرات میں بیروت میں مقیم عرب ممالک کے سفیر بھی موجود تھے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ ان مذاکرات سے ترکی کے وزیر اعظم کا مقصد دو ملکوں کو اپنے دوستانہ ارادوں کا اظہار اور مجوزہ عراق ترکی معاہدے کی وضاحت کرنا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لبنان نے ترکی کو یقین دلایا ہے کہ لبنان اقتصادی لحاظ سے ترکی سے تعاون کریگا البتہ فوجی اور سیاسی لحاظ سے ترکی کے ساتھ تعاون کرنے سے قبل عرب لیگ سے مشورہ کرے گا۔

اشتراکی چین پاکستان سے تجارتی معاہدے کا خواہش مند ہے

کراچی ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اشتراکی چین کی حکومت نے پاکستان سے زیادہ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے معاہدے کی پیشکش کی ہے۔ حال ہی میں جب چینی نمائندے حصول چاول کیلئے کراچی آئے تھے تو انہوں نے پاکستانی افسروں سے اپنی حکومت کی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین پاکستانی چاول کی خریداری میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتی کیونکہ وہ برما اور دوسرے ممالک سے بھی بھاری مقدار میں چاول درآمد کر رہی ہے۔ البتہ وہ پاکستانی پٹ سن اور کپاس کے حصول کیلئے ایک باقاعدہ معاہدہ ضرور کرنا چاہتی ہے۔ حکومت پاکستان بھی اس معاہدے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس کے زر مبادلہ کی غیر تسلی بخش حالت اس راہ میں حائل ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کا دوسرا ٹیسٹ میچ بھی برابر رہا

بغداد الجدید ۱۹ جنوری۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوسرا کرکٹ ٹیسٹ میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔ پاکستان نے نو وکٹ پر ۳۱۲ رنز اپنی پہلی اننگز کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ بھارت نے پہلی اننگز میں ۲۳۵ رنز بنائے تھے پنجابی کے ۳۳ رنز پر اور بھارتی کپتان منکڈ کے ایک رن پر آؤٹ ہو جانے کے بعد ... مجید نو وکٹ پر اطمینان کے ساتھ کھیلتے رہے اور انہوں نے مل کر ۱۱۱ رنز بنائے۔ خان محمد اور فضل محمود نے ان کو پر کھلا کر یکے بعد دیگرے تین وکٹ لے لئے۔

بھارت نے اپنی دوسری اننگز شروع کی تو اسے معلوم تھا کہ کھیل میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہے اور اس کے لئے کوئی خاص خطرہ نہیں ہے۔ بھارت کے پہلے دو کھلاڑی رائے اور پنجابی بڑے اعتماد کے ساتھ تیز بولروں کا مقابلہ کرتے رہے۔ وکٹ آج کافی بے جان ہو چکا تھا۔ اور خان محمد۔ محمود حسین اور فضل محمود کے گیند میں پہلی سی تیزی نہیں پیدا ہو سکی۔

کھیل ختم ہونے کے قریب پہنچ گیا تو پاکستانی کے تیز بولر اپنی پوری قوت صرف کر کے گیند کو بہت اٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہیں یکے بعد دیگرے تین وکٹ مل گئے۔ لیکن کھیل کا انجام اس کے باوجود نہیں بدلا جا سکا۔

محض فوجی معاہدے امریکہ کی سلامتی کے ضامن نہیں ہو سکتے

واشنگٹن ۱۸ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کانگرس کو باہمی تجارتی معاہدات کے قانون میں توسیع کر دینی چاہئے تاکہ آزاد دنیا کے اتحاد اور قوت کو محفوظ رکھنے میں مدد مل سکے۔ وزیر خارجہ نے کانگرس کی ذرائع و تدابیر کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اس قانون کی تجدید کر دی جائے۔

کراچی ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے سندھ یونیورسٹی کو آئندہ سال کیلئے دو لاکھ روپے کی مزید امداد دی ہے۔